نائٹروجنی کھادوں

میں

ببّر شیر یوریا

کا

مقام

ببّر شیر یوریا کی خصوصیات

★ ہر قسم کی فصلات کے لیئے کار آمد۔ گندم، چاول، مکّی، کماد، تمباکو، کپاس اور ہر قسم کی سبزیات، چارہ اور پھلوں کے لیئے یکساں مفید ہے۔

★ اس میں نائٹروجن ۴۶ فیصد ہے جو باقی تمام نائٹروجنی کھادوں سے فزوں تر ہے۔ یہ خوبی اس کی قیمت خرید اور بار برداری کے اخراجات کو کم سے کم کر دیتی ہے۔

★ دانہ دار (پرلڈ) شکل میں دستیاب ہے جو کھیت میں چھٹہ دینے کے لیئے نہایت موزوں ہے۔

★ فاسفورس اور پوٹاش کھادوں کے ساتھ ملا کر چھٹہ دینے کے لیئے نہایت موزوں ہے۔

★ ملک کی ہر منڈی اور بیشتر مواضعات میں داؤد ڈیلروں سے دستیاب ہے۔

داؤد کارپوریشن لمیٹڈ

(شعبۂ زراعت)

الفلاح - لاہور

فون نمبر - ۳۰۹۰۱ - سے - ۳۰۹۰۵

ذاتی ڈائری

تحریر: حضرۃ مولانا سمیع الحق مدظلہ

جب دارالعلوم حقانیہ مسجد سے مدرسہ میں منتقل ہوا

اس وقت کی روح پرور تقریب کی اجمالی روئیداد مولانا سمیع الحق نے ۱۶/۱۷ برس کی عمر میں اپنی ذاتی ڈائری میں لکھی تھی جسے اس وقت کے الفاظ میں من وعن نذر قارئین کیا جارہا ہے

اس خلاق علیم وخدائے خبیر وتوانا کا کس زبان اور کس لہجہ اور کس ذریعہ سے شکریہ ادا کیا جائے، جس نے اپنے احسانات اور اسباغ انعام کی بارش برسا کر آج ہم ناتوانوں اور بے بضاعتوں کو ایسا مبارک دن دیکھنا نصیب فرمایا۔ آج اگر ہم اپنی قسمت پر جتنا رشک جتنا غبط اور جتنا فخر کریں ہم حق بجانب ہیں۔ آج کا دن دارالعلوم حقانیہ کی تاریخ میں ایک مقدس اور مبارک دن ہے یہ دن اور اس کا مبارک تذکار تاریخ اسلام میں انشاء اللہ تعالیٰ آب زر سے نمایاں حروف میں لکھا جائے گا۔ دارالعلوم کے علوم ورجال سے کائنات علم کی تخلیق وتدوین ہوگی دارالعلوم سے جہالت اور گمراہی کی وادیاں لالہ زاروں میں تبدیل ہوجائیں گی اس کی ضیاء پاشیوں سے ظلمتکدۂ کفر والحاد جگمگا اٹھیں گے۔ جمعرات کا وہ مقدس دن ایسے مبارک دن کا طلوع ہے جس کے انتظار میں راتیں اور طویل ساعات عمر کروٹیں لیتے لیتے بسر کر دی گئی تھیں۔ آج کا دن دارالعلوم کے مخلص دردمند اراکین ومعاونین کی وہ خوابی عمارت جنہیں ان حضرات نے خلوص۔ ایثار۔ قربانی اور للہیت کے چونے اور گارے سے کھڑا کر دیا تھا۔ عالم وجود میں ظاہر ہوئی۔ ان کی دیرینہ آرزوئیں پوری ہوئیں ان کے ولولے اور دیرینہ تمنائیں ظاہر ہونے لگیں ان کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا

ایں سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اور

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

کیا فائدہ فکر بیش وکم سے ہوگا ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہوگا

جو کچھ ہوا، ہوا کرم سے تیرے جو کچھ کہ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

اے خداوند قدوس قلوب واسرار کے مالک تو ہماری نیتوں کو اپنے لئے خالص وصاف کر دے تو دارالعلوم کی تعمیر کو اخلاص وجہاد۔ نیت وعمل کا سیسہ پلا دے۔

مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ کے اجلاس ۱۶ ستمبر ۵۶ء کے متفقہ فیصلہ کے مطابق آج بروز جمعرات، دارالعلوم حقانیہ کو جدید زیر تعمیر عمارت (بر لب جی ٹی روڈ) میں منتقل کر دیا گیا۔ جمعرات کے دن اس نقل مکانی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت اور طریقہ حُبّ الخروج یوم الخمیس کا اتباع بھی نصیب ہوا جسے کعب بن مالکؓ نے اپنی روایت میں اشارہ فرمایا ہے ارشاد ہے کہ ان النبیؐ خرج یوم الخمیس فی غزوۃ تبوک وکان یحب ان یخرج یوم الخمیس۔

یعنی تبوک جیسے مہتم بالشان اور عظیم واقعہ کے لئے جمعرات کے دن نکلنا کوئی اتفاقی واقعہ نہیں تھا بلکہ نبی کریمؐ کے ارادی اور قصدی طور پر یہ خواہش اور محبت تھی کہ اس اہم واقعہ کے لئے جمعرات کے دن سفر کیا جائے تو قوم وملت کی صحیح اسلامی اور دینی ضروریات پوری کرنے والے اس عظیم دینی کارخانے کے لئے ایسی سعادت حاصل نہ کرنا اور اسے ترک کرنا کیوں گوارا ہو سکتا جمعرات کے دن بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے والے اعمال صالحہ میں یہ کیسے ہو سکتا کہ ایسا عظیم اور اہم اور "العمل الصالح" تعلیم الکتاب والسنۃ واصلاح الناس والمسلمین شامل نہ ہو۔

سنت نبوی کا اتباع کرتے ہوئے جمعرات کے دن یہ دارالعلوم دارِ غربت اور مرکز البرکۃ اور منشاءِ علم وعرفان احاطۂ قدیم (مسجد شیخ الحدیث) سے منتقل ہو کر اس عظیم انعام خداوندی۔ انعام مجسم میں مصروف علم وعمل ہوا۔ ابتداء میں ختم کلام پاک کیا گیا۔ تاکہ یہ سعادت عظمیٰ ہاتھ سے کیوں جانے دیا جائے، ختم کلام پاک کے بعد سب طلباء مشرقی درسگاہوں کے دالان میں جمع ہوتے دارالعلوم کے بانی اور روح رواں حضرت والد ماجد نے بلسوط تقریر کی طلباء کو اپنے دل کے ولولے اور آرزوئیں ظاہر کرتے ہوئے نصائح وہدایات پر مشتمل تقریر کی آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے جیسا کہ چاہیئے تھا فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سب سے پہلے اس مالک الملک کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں انسان پیدا فرمایا اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم کہیں گندگی کے کیڑے یا پتھر وغیرہ ہوتے یا کہیں کے حیوانات وجمادات ہوتے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ احسان عظیم کہ ہمیں انسان کے اشرف گروہ اور بہترین جماعت میں منتخب کیا رسول اقدس کا ارشاد ہے کہ من یرد اللہ بہ خیراً یفقھہ فی الدین ہمیں قوم کی امامت وہدایت کا مقام بلند عطا فرمایا گیا۔ آج ہم ناچیزوں پر ان کا ایک عظیم اور تازہ احسان دارالعلوم حقانیہ کی اس عظیم بلڈنگ کی شکل میں ہمارے سامنے ہے ورنہ ہم کیا ہیں ہماری حیثیت کیا ہے ان گوناگوں اور چند در چند نعمتوں اور حیثیتوں کا تقاضا ہے کہ ہم استقامت

عزم و صبر کے پیکر ہوں ہر قسم کی تکالیف و مصائب برداشت کرنے کیلئے تیار ہوں اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل علم دین کے طالب العلموں اور اہل علم پر تکالیف آلام غربت وافلاس کا آنا ان کے تصلب فی الدین اور مضبوطی کی دلیل ہے آج سے قبل ہمارا نظام تعلیم اور زندگی ایک مختصر مسجد میں تھی خداوند کریم اس کے بانیوں کو جزائے خیر عطا فرماوے میں کبھی کبھی سوچا کرتا ہوں کہ یا اللہ اس مسجد (یعنی مسجد محلہ گگے زئی) کے بانیوں میں کون سا اخلاص اور خلوص عمل تھا کہ قیام دارالعلوم کے بعد ۹ سال اور تقسیم سے قبل میرے ساتھ تقریباً دس سال اس میں باقاعدہ درس کا سلسلہ جاری ہوا اور کم از کم اس ۱۱-۱۲ سال کی مدت میں یہاں ہزاروں افراد علم دین کی نعمت سے سرشار ہوئے اس کا اجر ان کے عمل ناموں میں لکھا جائے گا۔

> قیام دارالعلوم سے ہمارے ارادے یہ تھے کہ دارالعلوم حقانیہ اپنے پیش رو دارالعلوم دیوبند کے نقش قدم پر چلے خداوند کریم کا عظیم احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے اکابر کے اتباع کا شرف تکوینی اور غیر اختیاری امور میں بھی دے دیا۔

دارالعلوم دیوبند کی ابتداء بھی ایک مسجد میں ہوئی اللہ نے ہمیں یہ فخر دیا کہ دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد اور ابتداء بھی مسجد سے ہوئی آج مسجد چھتہ دنیا میں تاریخی حیثیت اور عظیم شرف و عظمت کی حامل ہے ہم سوچتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں کیوں اتنا شرف عطا فرمایا ہم تو کسی چیز کے قابل نہیں ہیں ہم نے دین کی کیا خدمت کی؟" (اس کے بعد حضرت والد صاحب نے ہر قسم کے آلام و مصائب اور علم دین کے راہ میں تکالیف برداشت کرنے کی تلقین کی اور فرمایا) "حضرت نانوتویؒ اور حضرت گنگوہیؒ جب دہلی میں پڑھتے تھے تو رات کے وقت دکانداروں کے دکان بند کرنے کے بعد یہ حضرات سڑی ہوئی، سبزیوں وغیرہ کے پتوں کو اٹھالاتے اور اسے پکا کر کھاتے ایسے طریقوں سے انہوں نے علم حاصل کیا، میں جب نیا نیا دیوبند پڑھنے گیا۔ تو رمضان کی تعطیل ہوتے کے بعد میں نے کہا یہ دو مہینے کیوں ضائع ہوں اس لئے دہلی گیا۔ تصدیقات سلم پڑھنے کے لئے والد صاحب مرحوم اگرچہ باقاعدہ خرچہ ارسال کرتے پھر بھی دو تین میل جانا پڑتا اور روٹی حاصل کرنے کے لئے تکالیف برداشت کیں۔ اسی طرح ہم ایک دفعہ "نوی کلی" مقام میں ملاحسن پڑھنے کے لئے مقیم ہوئے۔ رمضان کا مہینہ آیا، محلہ والے بڑے بڑے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد میں طلبہ ہیں ان کیلئے روٹی و سالن کا بندوبست کیا جائے فیصلہ یہ ہوا کہ بھینس والا صاحب آدھ سیر لسی اور گائے والا ایک پاؤ لسی سحری اور شام کے وقت لایا کرے، چنانچہ ہم لسی پر گذارا کرتے رہے اور روزے رکھتے رہے آپ کو بھی چاہیئے کہ ہر قسم کی تکالیف برداشت کریں۔

اب تو بحمد اللہ آپ کو کسی قسم کے اخراجات اور تکالیف بھی برداشت نہیں کرنے پڑتے۔ سرکاری اداروں اور سکولوں میں سینکڑوں روپے کی لاگت کے علاوہ ہر افسر و استاد کی سلامی اور چاپلوسی علیحدہ کرنی پڑتی ہے اسی لئے ہمیں ہر حال میں شاکر و صابر رہنا چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے معاونین و اراکین کے لئے دعا کی اور اسباق باقاعدہ شروع کر دیئے گئے۔ درسگاہوں کی تقسیم قرعہ اندازی کے ذریعہ ہوئی۔ (ذاتی ڈائری)

دارالعلوم دیوبند میں دارالعلوم حقانیہ اور مولانا عبدالحق کیلئے دعائیں

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب دیروی ساکن اوچ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور بھارت جو وہاں سے تعطیل پر آئے تھے اور واپسی میں یہاں دارالعلوم حقانیہ میں اترے، انہوں نے واقعہ بیان کیا کہ گذشتہ رجب میں دارالعلوم دیوبند کے علماء اسکیم کے سلسلہ میں عظیم الشان جلسہ میں حضرت شیخ مولانا حسین احمد مدنی نے ہزاروں کے اجتماع میں دارالحدیث دیوبند میں دارالعلوم حقانیہ کا تذکرہ کیا کہ سرحد میں دارالعلوم حقانیہ بہت وسیع پیمانے پر کام کر رہا ہے اور مولانا عبدالحق صاحب جو یہاں مدرس تھے انہوں نے یہ کام چلایا ہے، اس لئے خصوصیت سے دعا کی جائے فرمایا کہ حضرت شیخ کے ہاتھ میں والد ماجد کا ایک فرستادہ خط بھی تھا جس سے کچھ سنایا بھی۔ (ذاتی ڈائری)

۱۰ مئی ۵۷ء ۱۱ شوال ۷۶ھ بروز جمعۃ المبارک۔

حیاتِ جاوداں اسکی نشاطِ کامراں اس کا
جو دل لذت کشِ ذوقِ نگاہِ یار ہو جائے
جب کبھی اہل وفا یاد کریں گے مجھ کو
جانے کیا کیا میری روداد کے عنوان ہونگے

(عارفی)